

دلائل النبوة وخصائص النبوة (تاریخی و تحقیقی مطالعہ)

☆ ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس

محسن انسانیت، فخر موجودات، سرورِ عالم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی محبت اصل ایمان ہے۔ آپ کی کامل اطاعت و اتباع سنت ہی اسلام کا دوسرا نام ہے۔ حیاتِ انسانی کے انفرادی پہلوؤں اور اجتماعی و سیاسی اداروں کی تشکیل کے لیے نمونہ کمال فقط آپ ﷺ کی سیرت مطہرہ ہے۔

آقائے دو جہاں ﷺ سے محبت و اتباع اور اطاعت رسول کا لازمی تقاضا ہے کہ آپ کی سیرت طیبہ کا مطالعہ کیا جائے۔ آپ کے فضائل و شمائل سے قلبی نسبت پیدا کی جائے۔ یہی وجہ ہے کہ طلوع اسلام کے بعد آپ ﷺ کی سیرت طیبہ ان اہم ترین اور سب سے قدیم موضوعات میں سرفہرست ہے جس نے اہل دل اور صاحبانِ قلم دونوں کے دامن خیال کو کھینچا ہے اور ہر ایک نے اپنے علمی ظرف، ذہنی رجحان اور فنی مذاق کے مطابق پہلے تو اپنا دامن طلب بھرا پھر دوسرے مشتاقانِ جمالی نبوی ﷺ کے قلب و سرور کا سامان کیا۔ ائمہ محدثین نے آپ کے اقوال و افعال و تقاریر کو فنی حدیث کے زاویہ نگاہ سے دیکھا۔ مغازی نگاروں نے معرکہ ہائے نبوی ﷺ کو سیرت کا ایک اہم ترین پہلو بنایا۔ ائمہ سیرت نے آپ کی زندگی کے ہر لمحہ تادم واپس ہر جزئیہ کو قلم بند کیا۔ نسب نگاروں نے جب اشراف کے انساب سے بحث کی تو حیاتِ رسول ﷺ کو سرنامہ بنا دیا۔

آپ کی شکل و شبابت، رفتار و گفتار، مذاق طبیعت، طرزِ معاشرت، خورد و نوش، لباس و پوشش اور نشست و برخاست اور آپ کی ہر ہر ادا کو ائمہ سیر نے محفوظ کر لیا تو اسے شمائل نبوی ﷺ کا نام دیا۔ بعض ائمہ سیرت اور مورخین اسلام نے آپ ﷺ کے دلائل و معجزات پر خصوصی توجہ دی اور ان تمام آیات و دلائل کو ضبط تحریر میں لائے جس سے آپ کی نبوت و رسالت کو ثابت کیا جائے۔ اس فن کو دلائل النبوة کا نام دیا گیا۔ العرسِ حالات کی ضروریات اور علوم و فنون میں ارتقاء کی بنا پر

اپنے فن پارے مرتب کئے:

(ا) زمانی ترتیب

(ب) واقعاتی ترتیب

(ج) موضوعاتی ترتیب

موضوعاتی حوالہ سے معجزات نبویؐ ہمیشہ سے مؤرخین اور محدثین کی دلچسپی کا مرکز رہے ہیں۔ کیوں کہ معجزات، نبوت و رسالت کے ثبوت کا اہم ذریعہ ہیں البتہ مؤرخین اسلام اور ائمہ محدثین کے اندازِ بیاں میں واضح فرق ضرور موجود رہا۔ اس موضوع پر مستقل تالیفات سامنے آئیں تو معجزات کے مختلف پہلوؤں اور بلاغی و ادبی محاسن کے اظہار کے لئے ان کتب کے لئے ”اعلام النبوة“، ”دلائل النبوة“، ”خصائص النبوة“ اور ”معجزات النبیؐ“ جیسے مختلف نام رکھے گئے۔ ناموں کے اس تفاوت کے باوجود ان کتب کا بنیادی موضوع نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات اور امتیازات و خصائص ہی رہا۔ بعد میں سیرت نگاری کے اس موضوع پر اہل قلم نے علیحدہ سے تصانیف مرتب کیں۔

انبیائے کرام علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے خاص انعامات سے نوازا جاتا ہے کیونکہ وہ حجۃ اللہ فی الارض ہوتے ہیں، دیگر مخلوقات سے علیحدہ شان و عظمت عطا کی جاتی ہے۔ متکلمین کی اصطلاح میں انبیاء سے ظہور پذیر ہونے والے خارق عادت امور کو معجزہ کہتے ہیں۔ یہ معجزات انبیائے کرام کی شان نبوت کے مظہر ہوتے ہیں۔ معجزہ کے بارہ میں حضرت شیخ احمد سرہندی لکھتے ہیں:

وہی عندنا عبارة عما قصد به اظهار صدق من ادعى انه رسول الله.

معجزہ سے ہمارے نزدیک وہ چیز مراد ہے جس سے اس شخص کی صداقت کا اظہار مقصود ہو جو یہ دعویٰ کرے کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

معجزہ کی شرائط تحریر کرتے ہوئے آپ رقمطراز ہیں:

ا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہو۔

نہ ہو۔

س۔ دعویٰ پر مقدم نہ ہو۔ (۳)

وہ افعال جن کا صدور انبیاء سے ہو اور مقصود یہ ہو کہ وہ مبعوث من اللہ ہیں وہ تین عنوانات کے تحت درج کئے جاسکتے ہیں:-

(۱) العلم: ماضی اور مستقبل کی غیبی خبریں جیسے عیسیٰ علیہ السلام کا بتانا کہ تم گھروں میں کیا کھاتے ہو اور کس چیز کو ذخیرہ کرتے ہو؟

(۲) القدرة: معجزہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انبیاء کو عطا کی جانے والے قدرت کا مظہر بھی ہوتا ہے، گویا معجزہ میں قدرت الہیہ کا ظہور نبی کے ہاتھوں ہوتا ہے۔ جیسے عصا کا سانپ بن جانا، شق قمر، مردوں کا زندہ کرنا۔

(۳) الغنی: انبیاء کرام ایسی بہت سی چیزوں سے بے نیاز ہوتے ہیں جو عامۃ الناس کی بنیادی ضرورت ہوتی ہیں جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے خصوصی حفاظت، صوم وصال۔ (۴)

معجزہ کے مترادفات:

ان خارق عادت واقعات کے لئے معجزہ کا لفظ اس خاص معنی میں متکلمین کے ہاں ہی استعمال ہوا ہے۔ قرآن میں ان امور کے لئے یہ لفظ استعمال نہیں ہوا۔ ان امور کے لئے قرآنی تعبیرات درج ذیل ہیں:

۱۔ آیت ۲۔ برہان ۳۔ بینہ (۵)

۱۔ آیت:

کسی مقصود تک رسائی کے لئے جس چیز کی طرف توجہ مبذول کی جائے وہ آیت ہے کیونکہ افعال نبوت مقام نبوت تک رسائی کا ذریعہ بنتے ہیں اس لئے انہیں آیت کہا جاتا ہے۔ قاضی سلیمان منصور پوری لکھتے ہیں: ایمان کی بات یہ ہے کہ کن فیكون المراد کر کے والے کی طاقت اور قدرت

شیخ ابراہیم یعقوبی نے ”الآیات“ کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے:
 أى المعجزات والخصوصيات من بين سائر الانبياء والامم. (۷)

۲۔ برہان:

ایسی واضح دلیل جس کے بعد کسی قسم کا ابہام نہ رہے اور کوئی امر گوشہ خلوت میں پنہاں نہ رہے۔ (۸) انبیاء کے خرق عادت واقعات کو برہان کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ حجت تامہ ہوتے ہیں۔ علامہ اسماعیل حقّی لکھتے ہیں:

ان الله تعالى اعطى لكل نبي آية وبرهانا ليقيم به الحجة على الامة وجعل نفس النبي عليه السلام برهانا منه. (۹)

اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو آیت اور برہان عطا کی تاکہ اس کے ذریعہ وہ اپنی قوموں پر حجت قائم کریں اور انبیائے کرام میں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس کو سراپا برہان بنایا ہے۔

۳۔ بینہ:

بینہ ایسی دلیل کو کہتے ہیں جس سے مدعی فریق ثانی کی بات کو باطل قرار دے سکے۔ چونکہ معجزات سے منکرین نبوت کے افکار باطل ہو جاتے ہیں اس لئے ان کو بینہ کہا جاتا ہے۔ معجزات کے لئے قرآن کریم میں بعض کے نزدیک الفرقان (۱۰) اور مبصرۃ (۱۱) کے لفظ بھی استعمال ہوئے ہیں۔

کتب احادیث میں معجزات کے عنوانات:

محدثین نے اپنے ذوق کے مطابق مختلف عنوانات کے تحت معجزات کا ذکر کیا ہے۔ چند مثالیں درج ذیل ہیں:

۱۔ امام بخاریؒ نے ”الاعیان“ کے تحت معجزات کا ذکر کیا ہے۔ (۱۲)

۲۔ امام مسلمؒ نے ”ایضاح المسیح“ میں اس کا عنوان ”باب فی معجزات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ

۴۔ امام بیہقی نے ”علامات النبوة“ کے عنوان سے معجزات نقل کئے ہیں۔ (۱۵) دوسرے مقام کا عنوان ”باب فی معجزاتہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی الحيوانات و الشجر و غیر ذلک“ ہے۔ (۱۶)

۵۔ احمد عبدالرحمن البنا نے ”باب ماجاء فی خصوصیاتہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم“ کے تحت ”ابواب ما یدہ اللہ بہ من المعجزات و خوارق العادات“ میں معجزات نقل کئے ہیں۔ (۱۷)

۶۔ صاحب مشکوٰۃ المصابیح نے معجزات کے بیان کا آغاز ”باب علامات النبوة“ سے کیا ہے۔ معراج النبی کا ذکر علیحدہ باب میں کرنے کے بعد ”باب فی المعجزات“ کا عنوان دیا ہے۔ مفتی احمد یار خان کے بقول باب علامات النبوة میں اعلان نبوت سے پہلے اور بعد کے خوارق کے علاوہ گذشتہ آسمانی کتابوں میں آپ کا تذکرہ، جیسے عنوانات ہیں جبکہ معجزات کے باب میں صرف وہ عجائبات بیان ہوئے ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پر اعلان نبوت کے بعد ظاہر ہوئے۔ (۱۸)

۷۔ امام بغوی نے اس عنوان کے تحت معجزات کو جمع کیا ہے ”باب ما خص بہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من الآیات والکرامات“، (۱۹)

۸۔ المسد الجامع کا عنوان ”کتاب علامات النبوة و فضائل سید الاولین والآخرین“ ہے۔ (۲۰)

۹۔ جامع الترمذی میں ”باب فی آیات اثبات نبوة النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم“ کا عنوان اختیار کیا گیا ہے۔

۱۰۔ مصنف ابن ابی شیبہ میں ایسی روایات ”ما اعطی اللہ تعالیٰ محمدا صلی اللہ علیہ وسلم“ کے عنوان سے درج ہیں۔ (۲۱)

علاوہ ازیں مختلف کتب احادیث میں کتاب الفتن کے باب میں بھی ایسی روایات ہیں جنہیں معجزات کی کتب میں نقل کیا گیا ہے۔

معجزات پر مستقل کتب کے عنوانات:

اس موضوع پر مستقل تصانیف بھی ہیں علامہ ابن کثیر نے ان تصانیف کے لئے عموماً جن اسماء کا

٩- أعلام النبوة: عبد الله بن عبد العزيز المكي الأندلسي (٢٨٤هـ)

۳۔ معجزات کی کتب کا ایک اور معروف عنوان ”خصائص“ ہے۔ کتب خصائص میں چونکہ آپ ﷺ کے امتیازات جمع کرنے کا اہتمام کیا جاتا ہے اور معجزات چونکہ انبیاء کرام علیہم السلام کو عام انسانوں سے ممتاز کرتے ہیں اس لئے ان کے تذکرے کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ امتیازی خصوصیات جن میں کوئی بھی آپ کا شریک و سہیم نہیں، بھی ذکر کی جاتی ہیں۔ اس موضوع پر لکھی گئی کتب کی فہرست درج ذیل ہے:

- ۱۔ الابریز الخالص عن القصة فی ابراز خصائص المصطفی التیفی الروضة، عبدالرحمن بن عمر البلقینی (۸۲۳ھ)
- ۲۔ إتحاف أهل الاسلام و الايمان ببيان أن المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم لا یخلو عنه زمان محمد بن علی بن علان المکی (۱۰۵۷ھ)
- ۳۔ أرجوزة فی خصائص النبی علیہ السلام التاج السبکی (۷۷۱ھ)
- ۴۔ أنموذج اللیب فی خصائص الحبيب، جلال الدین السیوطی (۹۱۱ھ)
- ۵۔ الأنوار بخصائص المختار، حافظ أحمد بن حجر العسقلانی (۸۵۲ھ)
- ۶۔ أنوار النبوة فی الخصائص، مفتی ابوالوفاء کشمیری
- ۷۔ التحریرات الرائقة فی الرد علی من أنکر بعض خصائصه علیہ السلام کحیاتہ فی قبرہ و صلاتہ فیہ محمد بن محمد المغربی الغیلانی المکی
- ۸۔ تعالیک علی الخصائص النبویة، ابن الهائم احمد بن محمد (۸۱۵ھ)
- ۹۔ خصائص سید العالمین، یوسف بن محمد بن مسعود العبادی الدمشقی (۷۷۶ھ)
- ۱۰۔ الخصائص الکبری للنبی صلی اللہ علیہ وسلم، محمد بن ابراہیم الرحمانی
- ۱۱۔ خصائص النبی صلی اللہ علیہ وسلم و آل بیتہ، أبو جعفر القمّی احمد بن محمد
- ۱۲۔ خصائص النبی صلی اللہ علیہ وسلم، حافظ مغلطائی بن قلیچ (۷۶۲ھ)
- ۱۳۔ خصائص النبی صلی اللہ علیہ وسلم، عبدالرحمن بن عمر البلقینی (۸۲۳ھ)
- ۱۴۔ خصائص النبی صلی اللہ علیہ وسلم، عمر بن علی الأنصاری الوادی آشی (۸۰۳ھ)
- ۱۵۔ خصائص النبی صلی اللہ علیہ وسلم، أبو جعفر القمّی احمد بن محمد (۸۰۳ھ)

۱۸. الدر الثمین فی خصائص النبی الامین، ابن جوزی، عبدالرحمن بن علی (۵۹۷ھ)
۱۹. الدرر البہیة فی شرح الخصائص النبویة، محمد بن عمر النوروی الجاوی (۱۳۱۶ھ)
۲۰. ذکر ما أعطی نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم دون الانبیاء- ضیاء المقدسی (۶۳۳ھ)
۲۱. طرح السقط فی نظم اللقط فی خصائص النبی، حافظ السیوطی (۹۱۱ھ)
۲۲. غایة السؤل فی خصائص الرسول، سراج الدین عمر بن علی بن الملتن (۸۰۴ھ)
۲۳. عنوان السعادة فیما خص به نبینا قبل الولادة، محمد بن عقيلة (۱۱۵۰ھ)
۲۴. كشف الاسرار فی خصائص سید الأبرار، ولی اللہ بن حبیب اللکھنوی
۲۵. اللفظ المکرم بخصائص النبی المعظم، قطب الدین الخیضری محمد بن محمد الدمشقی (۸۹۳ھ)
۲۷. اللفظ المکرم بخصائص النبی صلی اللہ علیہ وسلم، شهاب الدین أحمد بن محمد بن عبدالسلام (۹۳۱ھ)
۲۸. محصول المواهب الأحدیة فی الخصائص والشمائل المحمدیة-خلیل بن حسن الأسعردی (۱۲۵۹ھ)
۲۹. المختصر من خصائص النبی ابوالربع سلیمان بن سبع السبی
۳۰. مرشد المختار الی خصائص المختار. شمس الدین محمد بن طولون الصالحی (۹۵۳ھ)
۳۱. ملاذ المستعین فی بعض خصائص سید المرسلین، أبو حجاج بن یوسف بن موسی الجذامی
۳۲. من خصائص النبی وشمائله، شعبان محمد اسماعیل
۳۳. نهاية السؤل فی خصائص الرسول، عمر بن الحسن بن دحیه الکلبی (۶۳۳ھ)
۳۴. الخصائص التي انفردها النبی عن جمیع الانبیاء السابقین علیہ السلام، ذاکٹر خلیل ابراہیم ملاخاطر.

۴۔ معجزات پر لکھی گئی کتب کا معروف ترین عنوان ”دلائل النبوة“ ہے۔ چونکہ ان کتب میں ایسا مواد اکٹھا کیا جاتا ہے جو مقام نبوت کا کشاف ہوتا ہے اور نبوت کے قصر رفیع تک رسائی کے لئے مرشد کا کام دیتا ہے۔ ان کتب کا مجموعہ ”دلائل النبوة“ ہے۔

تشیہ کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

کتب دلائل ان معجزات اور دلائل پر مشتمل ہوتی ہیں جو نبوت محمدی ﷺ کی حقانیت کو آشکارا کرتے ہیں۔ (۲۳) اس نام سے لکھی جانے والی پہلی کتاب محمد بن یوسف الفریابی (م: ۲۱۲ھ) کی ہے۔ (۲۵)

دلائل النبوة کے نام سے لکھی گئی کتب کے مؤلفین کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں:-

۱. أبوزرعة الرازی عبید اللہ بن عبد الکرم (۲۶۴ھ)
۲. ابن قتیبہ عبد اللہ بن مسلم (۲۷۶ھ)
۳. ابراہیم بن الہیثم البلدی (۲۷۷ھ)
۴. ابن أبی الدنیا عبد اللہ بن محمد (۲۸۱ھ)
۵. ابراہیم بن اسحاق الحرابی (۲۸۵ھ)
۶. ابوبکر الفریابی جعفر بن محمد (۳۰۱ھ)
۷. ثابت بن حزم السرقسطی (۳۱۳ھ)
۸. ابراہیم بن حماد بن اسحاق (۳۳۰ھ)
۹. ابوبکر محمد بن الحسن النقاش المقرئ (۳۵۱ھ)
۱۰. محمد بن احمد بن ابراہیم بن العسال (۳۳۹ھ)
۱۱. سلیمان بن أحمد الطبرانی (۳۳۰ھ)
۱۲. محمد بن علی القفال الشاشی (۳۶۲ھ)
۱۳. عبد اللہ بن محمد بن حبان الأصبہانی المعروف بابی الشیخ (۳۶۹ھ)
۱۴. ابن منده، أبو عبد اللہ محمد بن اسحاق (۳۹۵ھ)
۱۵. دلائل النبوة تثبیت دلائل النبوة، قاضی عبد الجبار المعتزلی (۴۱۵ھ)
۱۶. أبو نعیم أحمد بن عبد اللہ الأصفہانی
۱۷. جعفر بن محمد المستغفری (۴۳۲ھ)
۱۸. أبو ذر الہروی عبد بن أحمد (۴۳۴ھ)
۱۹. ابوبکر البیہقی أحمد بن الحسن (۴۵۸ھ)

۲۲. ضیاء المقدسی عبد اللہ بن عبد الواحد (۶۲۲ھ)
۲۳. محمد بن حسن المعری المعروف بالنقاش (۸۵۱ھ)
۲۴. دلائل النبوة ومعجزات الرسول (عبد الحليم محمود) (۱۹۸۰م)
۲۵. نجوم المہتدين ورجوم المعتدين فی دلائل نبوة سيد المرسلين. (يوسف بن اسماعيل النبهاني) (۱۳۵۰ھ)
۲۶. سعيد بن عبد القادر باشنفر
- ۵: معجزات کے عنوان سے بھی کتابیں تحریر ہوئیں۔ چونکہ انبیاء کے علاوہ دیگر انسان ایسے افعال سرانجام دینے سے عاجز و درماندہ ہوتے ہیں اس لئے انبیاء کے ان خاص افعال کو معجزہ سے تعبیر کر دیا گیا۔ اُردو اور فارسی میں اس عنوان سے خاصا لٹچر موجود ہے، عربی زبان میں اس نام سے لکھی گئی کتابوں کی فہرست درج ذیل ہے:
۱. الآيات البينات فی ذکر ما فی أعضاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المعجزات - عمر بن الحسن ابن دحية الكلبي (۶۳۳ھ)
۲. الآيات الواضحات فی وجه دلالة المعجزات - ابی عبد اللہ محمد بن أحمد ابن مرزوق التلمساني (۸۴۲ھ)
۳. الاحکام فی معجزات النبی علیہ السلام - ابی الحسن الجبائی، محمد بن أحمد (۵۴۰ھ)
۴. الإعجاز المتین فی معجزات سيد المرسلين - عبد الله الصديقي.
۵. انشاق القمر معجزة لسيد البشر - محمد احمد جاد المولى (۱۹۴۴م)
۶. الأنوار فی آيات ومعجزات النبی المختار - عبد الرحمن بن محمد بن مخلوف الثعالبي (۸۷۳ھ)
۷. البشائر والاعلام لسياق مالسيدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم من الآيات البينات والمعجزات والاعلام - حافظ الحسن بن علی ابن القطان (۵۴۸ھ)
۸. تشويق المسلمين بمعجزات النبی الأمين - محفوظ احمد الخطيب
۹. الدرر البهية فی معجزات خير الامة - حاجي الافليح الأندلسي.
۱۰. تنوير الضمير فی معجزات البشير النذير - محمد سعيد عبد الرحيم القره داغ.

۱۲۔ الخرائج والجرائح فی المعجزات النبویة وكرامات الأئمة - سعيد هبة الله الرواندي الإمامی (۵۵۷۳ھ)

۱۳۔ سرور الناظرین فی بیان معجزات سید المرسلین - عمر بن علی الاسیری (۱۲۰۲ھ)

۱۴۔ الفرج القریب فی معجزات الحبيب - شعبان بن محمد الأثاری (۸۲۸ھ)

۱۵۔ معجزات خیر البریة - ابن غصن الاشبیلی، محمد بن ابراهیم (۷۷۳ھ)

۱۶۔ مصابیح الأخبار فی معاجز النبی المختار - هاشم بن سلیمان الکتکتانی (نسبة الى قرية البحرين)، (۱۱۰۹ھ)

۱۷۔ معجزات الأنبياء ومعراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم - ابراهیم بن محمد بن حمدان (القرن الخامس)

۱۸۔ معجزات المصطفى عليه الصلاة والسلام - خير الدين وانلي.

۱۹۔ المعجزات الحمديّة - وليد الأعظمي

۲۰۔ معجزات النبی صلی اللہ علیہ وسلم - جعفر بن محمد الفريابي (۳۰۱ھ) (۲۶)

ذیل میں ہم دلائل النبوة اور خصائص النبوة پر لکھی گئی تین معروف کتب کے منج و اسلوب کا مختصر جائزہ لیتے ہیں:

۱۔ دلائل النبوة = سعيد بن عبد القادر باشنفر

معجزات کے حوالہ سے عربی میں یہ نئی کتاب ہے جو دار ابن حزم بیروت سے ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۳ء میں ایک جلد میں شائع ہوئی۔ چار اجزاء اور ۱۵۰۰ سے زائد صفحات پر مشتمل اس کتاب میں ۱۴۰۰ سے زائد معجزات ہیں اس کے ہر جز کے پہلے صفحہ پر یہ عبارت لکھی ہوئی ہے۔
اشتمل علی اکثر من ألف واربعمائة دلالة من دلائل نبوته صلی اللہ علیہ وسلم.

ادارہ الجوث العلمیہ والافتاء سعودی عرب کے رکن الشیخ عبداللہ بن عبدالرحمن الجبرین نے اس کتاب پر تقدیم لکھی ہے۔ وہ لکھتے ہیں ایسی شاندار کتاب اس سے پہلے نہیں لکھی گئی۔ اسکا مقصد نبوت محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت و ایمان اور آپ کی نبوت کی تصدیق کا واجب ہونا اور شریعت محمدی کی اتباع ہے۔

والمغازی والتفسیر والتاریخ وكذلك التراجم التي أخذت منها احادیث منسوبة الى
كتب مفقودة، او مخطوطة. (۲۷)

مندرجات کتاب:

مؤلف نے اس کتاب میں معجزات کے حوالہ سے ۱۴ درج ذیل فصول لکھی ہیں:

(۱) اخبار الجن بنبوته آپ کی نبوت کے بارے میں جنوں کی خبریں اس فصل میں ۱۶ روایات ۹
عنوانات کے تحت درج ہیں۔

(۲) اہل کتاب کے ہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و رفعت کے بارے میں جو مواد
دستیاب تھا۔ اس ضمن میں مؤلف نے ان روایات کو جمع کیا ہے جو متقدمین نے اپنی کتب میں
لکھی ہیں البتہ انجیل برناباس سے براہ راست نقل کیا ہے۔ مختلف اہل کتاب کی نبی کریم صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں بشارات، تعریفی کلمات اور ان کے قبول اسلام کا تذکرہ بھی اس
فصل میں ملتا ہے۔ صفحہ ۶۵ سے ۱۸۳ تک کی یہ فصل ۸۵ روایات پر مشتمل ہے۔

(۳) تیسری فصل علامات اخروی دالۃ علی نبوتہ ایسی دیگر روایات جو آپ کی نبوت پر دلالت کرتی
ہیں۔ اس فصل کی دس روایات میں سے آٹھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت
سے متعلق ہیں۔

(۴) مآظہر من معجزاتہ وبرکاتہ علیہ الصلوۃ والسلام کے عنوان سے ۱۱۰ ایسے معجزات نقل کئے گئے
ہیں جو مختلف بیماروں کی شفایابی کے علاوہ مختلف جسمانی و روحانی علاج سے زخموں کی درستی سے
متعلق ہیں۔

(۵) پانی اور کھانے میں برکت سے متعلقہ ۴۸ معجزات ص: ۲۸۱ سے ۳۱۸ تک ہیں۔

(۶) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عصمت اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے خصوصی حفاظت سے متعلقہ
معجزات ماجاء فی عصمتہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وحفظ اللہ لہ کے عنوان سے ۸۴
معجزات نقل کئے ہیں۔

(۷) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول دعائیں بھی معجزہ ہیں یہ صرف الفاظ کے اعتبار سے
ہی نہیں بلکہ آج بھی سرفہرست روایت کے حوالہ سے شانِ اعجاز لئے ہوئے ہیں۔ مؤلف نے ایسی

خرق عادت واقعات کے لئے مؤلف نے ۳۴ صفحات میں ۵۱ روایات نقل کی ہیں۔

(۹) اشجار، اجار اور حیوانات کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خطاب اور ان کا آپ کی اطاعت کرنے کے سلسلہ میں ۱۳۷ احادیث درج کی ہیں اسی فصل میں آپ کے تبرکات اور وصال کے حوالہ سے روایات بھی آئی ہیں۔

(۱۰) کرامات الصحابہ: اس فصل میں مؤلف نے صحابہ اور تابعین کی کرامات جمع کی ہیں دیگر علماء کی طرح مؤلف کا نقطہ نظر یہ ہے کہ صالحین امت کی کرامات بھی معجزات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تسلسل ہی ہیں کیونکہ صالحین امت کو یہ مقام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کے طفیل ملا ہے۔ یہ فصل ۲۳۳ واقعات پر مشتمل ہے۔

(۱۱) اخبارہ بالمغیبات کے عنوان سے مؤلف نے ان غیبی خبروں کو نقل کیا ہے جو آپ نے ارشاد فرمائیں۔ یہ وہ اخبار غیب ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک، صحابہ اور تابعین کے زمانہ میں پوری ہوئیں۔ اس فصل میں وہ خبریں بھی ہیں جو قیامت تک مختلف زمانوں میں پوری ہوں گی۔ ان کو معجزات میں شمار کرنے کا سبب بیان کرتے ہوئے سعید بن عبدالقادر باہظ نے لکھا ہے: وکل ماورد عنه صلی اللہ من الانبا بالغیوب لیس هو الا من اعلام اللہ له به، للدلالة ثبوت نبوته وصحة رسالته صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی فصل میں باب من رأى من الصحابة فى منامه شیاً يدل على نبوة محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی صحابہ کا خواب میں کوئی ایسی چیز دیکھنا جو آپ کی نبوت پر دلیل ہو اور باب اخبار القرآن الکریم عن المغیبات ہے۔ اس طرح کتاب کی ۱۴ فصلیں پوری ہوتی ہیں۔

یہ کتاب کی طویل ترین فصل ہے جس میں ۶۳۹ روایات ہیں۔

کتاب کا چوتھا حصہ شمائل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متعلق ہے اس میں مؤلف نے ۳۸۴ روایات درج کی ہیں۔

کتاب کے امتیازات:

یہ کتاب دلائل النبوة پر لکھی جانے والی کتب میں درج ذیل خصوصیات کی وجہ سے امتیازی مقام

(۱) مؤلف نے تمام روایات کو غنادی، باہظ سے نقل کیا ہے اور ہر روایت کی تخریج کی ہے۔

”ولاشك أن في كثير من اسانيدھا مقال وأن كثيرا منها ضعيف وغريب و انما ذكره لتقوية غيره ولما من الشواهد والتابعات التي يقوى بعضها بعضاً“.

(بے شک اس کتاب میں بہت سی روایات ایسی ہیں جن کے بارے میں محدثین نے کلام کیا ہے وہ ضعیف وغریب روایات دیگر روایات، کی تقویت کے لئے بطور تابع و شاہد نقل کی ہیں کیونکہ بعض، بعض کو تقویت دیتی ہیں)۔

(۳) اس کتاب میں کوئی موضوع روایت نہیں ہے۔ واعرضت صفحا عن الاحادیث الموضوعة لأن فی سواھا غنی عنها۔ (۲۸)

(۴) ”التعلیق“ کے عنوان سے مؤلف نے بعض مقامات پر احادیث کی تشریح میں کسی نکتہ کی وضاحت کی ہے اور دیگر اہم معلومات درج کی ہیں اس سے مذکور معجزہ کی تفہیم میں آسانی ہو جاتی ہے۔ (۲۹)

ان تعلیقات میں مؤلف نے روایات سے جدید آلات و اکتشافات کے منظر عام پر آنے کا استنباط بھی کیا ہے۔ مثلاً ایک روایت کے الفاظ اذاظهر القول سے ریڈیو اور مائکروفون کی طرف اشارہ سمجھا گیا ہے۔ (۳۰) اور ایک روایت کے الفاظ ویخزن العمل کے الفاظ ہیں، ان کی وضاحت کرتے ہوئے مؤلف نے لکھا ہے: خزن العمل: هو جمعه وتخزينه، وهو اشارة الى الكمبيوتر الذى يخزن الجهد والعمل۔ (۳۱) ان تعلیقات میں بعض مقامات پر حدیث کی صحت کے بارے میں علماء کے اقوال کی صورت میں نادر معلومات اکٹھی کر دی گئی ہیں مثلاً حبس الشمس للنبي صلى الله عليه وسلم کی روایات پر تعلیق۔ (۳۲)

(۵) ابتدا میں مؤلف نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر ہونے والے ایسے معجزات کا ذکر کیا ہے جو انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے مماثل ہیں۔ صفحہ ۱۰ سے ۴۵ تک یہ تحقیقی مقالہ ہے جس کا اختتام محمبی بن یوسف الانصاری متوفی ۶۵۶ھ کے اشعار پر ہوتا ہے۔

(۶) یہ کتاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور عقیدت کا جذبہ پیدا کرتی ہے۔ مؤلف نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ام مبارک کے ساتھ پورا پورا درود پاک لکھا ہے۔ جہاں کہیں بصورت ضمیمہ آپ کا ذکر ہے وہاں بھی صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہوا ملتا ہے۔

(۷) کتاب میں جا بجا صحابہ کرامؓ اور دیگر شعراء کے نعتیہ ابیات درج ہیں جن سے مصنف کا ادبی

۲۔ الخصال الکبریٰ فی معجزات خیر الوری: (علامہ جلال الدین سیوطی)

ابوالفضل عبدالرحمن بن ابی بکر بن محمد جلال الدین سیوطی الشافعی پہلی رجب ۸۳۹ھ/۳-اکتوبر ۱۴۳۵ء کو قاہرہ میں پیدا ہوئے اور ۱۸ جمادی الاولیٰ ۹۱۱ھ/۱۷-اکتوبر ۱۵۰۵ء کو وفات پائی۔ تاریخ اسلام کے اس بیار نویس مصنف کی تالیفات ۵۰۰ سے زائد بتائی جاتی ہیں۔ سیوطی نے علوم کے تمام شعبوں میں طبع آزمائی کی ہے۔ آپ کی تالیفات سے اسلاف کی نادر و نایاب کتب محفوظ ہو گئیں۔ ایک عظیم مفسر، محدث، مؤرخ اور ادیب کی حیثیت سے آپ کی تالیفات کو آج بھی قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ (۳۳)

دو جلدوں میں علامہ سیوطی کی یہ کتاب جس کا اصل نام کفایۃ الطالب اللیب فی خصائص الحیب ہے۔ حاجی خلیفہ نے اس کا نام النموذج اللیب فی خصائص الحیب لکھا ہے۔ (۳۴) معجزات پر اس کتاب کے بارے میں خود علامہ سیوطی کی رائے ہے کہ زیر نظر کتاب ایسی بلند پایہ کتاب ہے جس کی تمام اہل علم و فضل گواہی دیں گے یہ ایک وقیع و عظیم تصنیف ہے، دیگر کتب میں اس کا مقام ایسا ہے جیسے کسی تاج میں نئے ہوئے ہیرے کا یا جیسے قرآن کریم میں آیت سجدہ کا۔۔۔ مصنف نے اس کتاب میں وہ تمام احادیث جمع کر دی ہیں جن کے یکجا کرنے سے بڑے بڑے عاجز رہے ہیں۔ (۳۵)

علامہ شمس بریلوی اس کتاب کا تعارف کراتے ہوئے لکھتے ہیں: ”اور فخر آدم و آدمیاں پناہ امتاں دہگیر بیکساں سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور قدسی سے ۱۰ھ ہجری تک آپ کے بیشمار اور لاتعداد معجزات کو سرور ذیشان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ کے مبارک و مقدس روز و شب اور ماہ و سال کے ساتھ بقید سنین پیش کیا ہے۔“ (۳۶)

اس کتاب کو مرتب کرنے میں مصنف نے بیس سال صرف کئے۔ بعض معاصرین نے اس کے مندرجات چوری کئے تو علامہ سیوطی نے ”الفارق بین المصنف والسارق“ نامی کتاب لکھی۔ (۳۷)

چونکہ کتاب کا نام ”الخصال“ ہے اس لیے اس کے عموماً اسلوب کے مطابق

سنین کے ترتیب سے معجزات کا ذکر کرنے اور اخبار غیب کو نقل کرنے کے بعد مؤلف نے ان

قبلہ صلی اللہ علیہ وسلم“ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان خصائص کا ذکر جو آپ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں کئے گئے۔ (۳۸)

جزو دوم کے آخر پر صفحہ ۶۸۶ تک تقریباً ایسے ہی امتیازات و خصائص کا ذکر ہے۔ مؤلف نے کتاب کی ابتدا بھی خصائص کے تذکرہ سے کی ہے: باب خصوصیت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بكونه اول النبیین فی الخلق وتقدم نبوته واخذ میثاق علیہ۔ (۳۹) گویا یہ کتاب معجزات اور خصائص کا مجموعہ ہے غالباً اسی وجہ سے اس کتاب کو خصائص الکبریٰ کہا گیا ہے۔ اس سلسلہ کا آخری عنوان یہ ہے: ”باب آية مستمرة من عهد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الى الآن“ یعنی وہ معجزات جو آپ کے عہد سے لے کر اب تک باقی ہیں۔ (۴۰)

اپنی اس کتاب میں روایات کو درج کرنے کی شرائط بیان کرتے ہوئے علامہ سیوطی رقمطراز ہیں: ونزھتہ عن الاخبار الموضوعۃ وما یورد، وتتبع الطرق والشواہد لما ضعف من حیث السند۔ (۴۱) کہ اس کتاب سے موضوع اور رد کی ہوئی روایات سے نکال دیا ہے اگر سند میں ضعف آیا تو طرق و شواہد تلاش کئے گئے۔

لیکن امام سیوطی اس کتاب میں اس معیار کو قائم نہ رکھ سکے اور اس میں متعدد موضوع روایات نقل ہو گئی ہیں۔ ڈاکٹر خلیل ہراس، جن کی تحقیق سے یہ کتاب تین جلدوں میں دارالکتب الحدیثیہ سے شائع ہو چکی ہے، وہ مؤلف کے اس موقف کی تردید کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ”هذا ليس بصحيح فان هذا الكتاب كثيراً من الاخبار الواهية والموضوعة۔“ (۴۲) امام سیوطی کا یہ کہنا صحیح نہیں ہے کیونکہ اس کتاب میں واہی اور موضوع روایات کثیر تعداد میں ہیں البتہ امام نے یہ فریضہ ضرور انجام دیا کہ بعض مقامات پر موضوع اور واہی روایت کو نقل کرنے کے بعد اس کی نشاندہی کر دی مثلاً ولادت باسعادت کے موقع پر ظہور پذیر ہونے والے معجزات کا ذکر کرتے ہوئے بعض روایات نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: هذا الاثر والاثران قبلہ فیہا نکارۃ شدیدۃ ولم اورد فی کتابی هذا اشد نکارۃ منها ولم تکن نفسی لتطیب بايرادھا لکنی تبعت الحافظ ابانعم فی ذلک۔ (۴۳)

یہ روایت اور اس سے پہلے دو روایات میں بہت ہی منکر ہیں چہرے اس کتاب میں اس درجہ کی کوئی دوسری منکر روایت نہیں۔ اس کو درج نہیں کرنا چاہتا تھا چونکہ حافظ ابونعم نے اس کو اپنی کتاب

- (۱) امام نے حافظ ابو نعیم اصفہانی کی کتاب سے بہت استفادہ کیا ہے۔
 (۲) اس کتاب میں درج تمام روایات صحیح نہیں۔
 (۳) کتاب میں مندرج روایات کا ضعف ایک جیسا نہیں بعض شدید ضعیف اور قابل رد ہیں اور بعض میں ضعف کم ہے انہیں قبول نہیں کیا جا سکتا ہے۔

ابوطالب کی شفاعت کے بارے میں ایک روایت نقل کرنے کے بعد امام صاحب لکھتے ہیں:
 قال الخطیب فی اسنادہ خطاب بن عبداللہ الماروقی وهو ضعیف يعرف بروایة المناکیر عن یحیی بن المبارک الصنعانی وهو مجهول عن منصور بن المعتمر عن لیث بن ابی سلیم ومنصور لا یروی عن لیث ولیث فیہ ضعف. (۴۴)

خطیب بغدادی کہتے ہیں کہ اس روایت میں عبداللہ الماروقی ضعیف راوی ہے اور وہ یحییٰ بن المبارک الصنعانی سے ضعیف روایات نقل کرنے میں معروف ہے اور الصنعانی مجہول ہے اور منصور بن المعتمر عن لیث بن سلیم کی سند سے روایت کرتا ہے جبکہ منصور کی لیث سے روایات ثابت نہیں اور لیث بھی ضعیف ہے۔

اس طرح امام نے تمام راویوں کا تجزیہ کر کے حقیقتاً روایات کا درجہ واضح کر دیا۔

کتاب کی شروح، مختصرات اور تراجم:

- (۱) النموذج اللیب کی عبدالرؤف المناوی (متوفی ۱۰۳۱ھ) نے دو شرحیں لکھیں ایک مخنم اور دوسری مختصر۔ ایک کا نام فتح الرؤوف فی شرح أنموذج اللیب ہے۔ (۴۵)
 (۲) عبدالوہاب بن الشترانی (متوفی ۹۷۲ھ) نے اس کتاب کا خلاصہ تحریر کیا۔ (۴۶)
 (۳) الخصائص الکبریٰ کے دو اردو تراجم معروف ہیں ایک غلام معین الدین نعیمی کا ترجمہ ہے جس کا ایک جدید ایڈیشن مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور نے شائع کیا ہے دوسرا مشہور ترجمہ راجا رشید محمود اور سید حامد لطیف کا جسے فرید بک شال لاہور نے شائع کیا ہے۔

۳۔ دلائل النبوة و معرفتہ احوال صاحب الشریعة = ابوبکر احمد بن الحسین البیہقی

کی تعداد ۱۰۰ سے زائد ہے۔ ان میں امام حاکم صاحب المستدرک علی الصحیحین ابو عبد الرحمن السلی اور ابوالفتح الاسفرائینی جیسے اکابرین و اساطین علم شامل ہیں۔ آپ کی تصانیف کی تعداد ۲۶ ہے۔ آپ کا وصال ۴۵۸ھ میں ہوا۔

علماء آپ کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ ابن الجوزی نے آپ کے بارے میں کہا، کان واحد زمانہ فی الحفظ و الاتقان، و حسن التصنيف و جمع العلوم الحدیث و الفقه و الاصول۔

امام ذہبی لکھتے ہیں: لو شاء البیہقی أن يعمل لنفسه مذهباً لیجتهد فیہ لکان قادراً علی ذلک لسعة علومہ و معرفتہ بالاختلاف۔ (یہ تفصیلات مقدمہ سے ماخوذ ہیں)

آپ کو شاعری سے بھی دلچسپی تھی شاہ عبدالعزیز نے آپ کے اشعار نقل کئے ہیں۔ (۴۷)

دلائل النبوة کے ماخذ اور منہج:

بنیادی طور پر مصنف نے صحیح بخاری و مسلم پر اعتماد کیا ہے۔ الدكتور عبدالمعطی قلعبی کے الفاظ میں ويعتمد البیہقی أساساً علی الصحیحین وینقل منهما کثیراً ویشیر الی ذلک۔ (۴۸)

اسی طرح سنن ابوداؤد، جامع الترمذی، مسند امام احمد، مؤطا امام مالک، سنن ابن ماجہ، سنن النسائی الکبری، سنن الدارمی، مستدرک الحاکم، ابن حبان، مغازی موسی بن عقبہ، مغازی الواقدی، سیرۃ ابن اسحاق بھی ان کے ماخذ ہیں۔ (۴۹)

گویا حدیث و سیرت کی بنیادی کتب کو مؤلف نے اپنی اس کتاب کی بنیاد بنایا۔ کتاب میں کل مرویات تقریباً چار ہزار ہیں۔ مؤلف نے صحیح روایات نقل کرنے کی سعی کی ہے۔ (۵۰) مؤلف نے روایات کے قبول و رد کے اصول و ضوابط کا اپنے مقدمہ میں ذکر کیا ہے۔ (۵۱) مگر احادیث کی صحت کے معیار کو مؤلف قائم نہ رکھ سکے یہاں تک کہ بعض موضوع روایات بھی کتاب میں آگئی ہیں۔

مختصرات کتاب:

اس کتاب کی افادیت کی بناء پر علماء نے اس کتاب کے مختصرات تیار کئے۔ الدكتور عبدالمعطی قلعبی نے دو کا ذکر کیا ہے۔

دلائل النبوة للبیہقی پر تحقیقی کام:

دلائل النبوة کے متداول نسخہ پر الدكتور عبدالمعطل قلجی نے تحقیقی کام کیا ہے۔ محقق نے دس مختلف مخطوطات سے ۷ جلدوں میں اس کتاب کو مرتب کیا۔ پہلی جلد میں ۱۴۳ صفحات پر مشتمل مقدمہ میں محقق نے معجزات کی حقیقت و اہمیت، امام بیہقی کے احوال اور علم و فضل، اس موضوع پر ہونے والے کام کے تذکرہ کے علاوہ تقریباً ۱۵۰ کتب کے نام دیئے ہیں جو اس تحقیقی کام میں مراجع کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جن مخطوطات کی مدد سے اس تحقیقی کام کو پایہ تکمیل تک پہنچایا ان کے عکس بھی دیئے ہیں۔

عبدالرحمن بن محمد عثمان نے بھی اس کتاب کے ایک مخطوطہ پر تحقیقی کام کیا ہے جسے مکتبہ السلفیہ مدینہ منورہ نے ۱۹۶۹ء میں شائع کیا۔ ۳۵ صفحات پر مشتمل مقدمہ میں محقق نے معجزات کی حقیقت پر بحث کی ہے اور دلائل کی درج ذیل تین اقسام ذکر کیے ہیں:

(۱) الدلائل العلمية على النبوة

(۲) الدلائل العقلية على النبوة

(۳) الدلائل التاريخية (۵۳)

کتاب کے مضامین کی ترتیب:

ہر جلد کو ”سفر“ کہا ہے۔ اس طرح ۷-اسفار میں یہ کتاب مکمل ہوئی ہے۔ ہر سفر کے مضامین کی اجمالی فہرست درج ذیل ہے۔

السفر الاول: محقق اور مؤلف کے مقدمہ کے علاوہ اس کتاب میں ولادت نبوی اور شہداء کے ابواب ہیں۔

السفر الثاني: ولادت کے بعد سے لے کر ہجرت کے بعد اذن جہاد تک ظہور پذیر ہونے والے معجزات اس جلد میں ہیں۔

السفر الثالث: اس حصہ سے مغازی کا بیان ہوتا ہے۔ غزوہ بدر، غزوہ احد، غزوہ خیبر، غزوہ تبوک وغیرہ اس جلد میں ہیں۔

السر الخامس: فتح مکہ، غزوہ حنین، غزوہ تبوک، وفود کی آمد اور حجۃ الوداع سے متعلقہ معجزات و آیات اس جلد کی زینت ہیں۔

السر السادس: گذشتہ جلدوں میں تاریخی اعتبار سے جن دلائل کا تذکرہ کیا اس کے علاوہ آپ کی حیات مبارکہ کے واقعات پر مشتمل چٹھی جلد میں اشجار کا بارگاہ رسالت میں اطاعت و انقیاد، طعام و مشروبات میں آپ کی دعا سے اضافہ ہونا، یہود کے آپ سے سوالات اور اخبار غیب جیسے مباحث ہیں۔

السر السابع: ساتویں جلد میں نزول وحی کی کیفیت، مرض رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور وفات رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تفصیلات مذکور ہیں۔

اس جلد کے آخر پر درج ذیل پانچ فہارس ہیں:-
۱۔ آیات قرآنی، ۲۔ احادیث، ۳۔ اعلام، ۴۔ قبائل و شعوب

(۵) بقاع و امكنہ

ان فہارس کو ابو ہاجر محمد السعید بن سیونی زغلول نے مرتب کیا ہے۔

امام بیہقی کی اس ترتیب سے بعض واقعات میں تکرار بھی آیا ہے جیسے اصحاب الفیل کا قصہ، کجور کے خشک تنے کا رونا، حدیث ام معبد وغیرہ۔

تجاویز:

عصر حاضر میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس پہلو پر کام کرنے کے لئے درج ذیل تجاویز پیش کی جاتی ہیں۔

۱۔ اس موضوع کو ان ذیلی عنوانات کے مطابق تقسیم کیا جائے:-

(۱) ”بشارات“ کے عنوان سے الہامی و غیر الہامی کتب میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متعلقہ بشارات کو اکٹھا کیا جائے۔ تلاش و تنقیص کا یہ کام صرف سلف صالحین کی کتب سے ہی نہ جمع کیا جائے بلکہ ان کتب کے تازہ ایڈیشن دیکھے جائیں اور علمائے اسلام کی عبارات سے موازنہ کر کے ان

ہوں گے۔

(i) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفعت شان کا اندازہ ہوگا کہ سابقین بھی آپ کی اطلاع دیتے آئے ہیں۔

(ii) دیگر مذاہب کی کتب میں تحریف کا ثبوت منظر عام پر آئے گا۔

(ب) ”اعلام“ کے نام سے ان خارق عادت امور کی تجميع کا کام کیا جائے جو اعلان نبوت سے قبل ظہور پذیر ہوئے۔

(ج) اعلان نبوت کے بعد ظاہر ہونے والے واقعات کے لئے ”آیات“ کی تعبیر اختیار کی جائے۔

(د) ”اخبار الغیب“ کا عنوان ان غیبی خبروں کے لئے ہو جو آپ نے بیان فرمائیں۔ اس موضوع پر احمد بن محمد بن الصدیق الغماری نے ایک اچھوتے عنوان سے کتاب رقم فرمائی جس کا عنوان ”مختصر مطابقة الاختراعات العصرية لما اخبر به سيد البرية“ ہے۔ (۵۵)

(ر) صحابہ کرام اور اولیائے عظام کی کرامات چونکہ اتباع رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نتیجہ ہوتی ہے اور وہ معجزات کی شاہد ہیں اس لئے ”شواہد“ کے نام سے ان کو جمع کیا جائے۔

(ص) ”خصائص“ کا موضوع آپ کے ان امتیازات کے لئے ہو جو انبیاء کرام علیہم السلام میں آپ کو حاصل ہیں یا آپ کے لئے خصوصی احکامات جیسے صوم وصال اور چار سے زائد نکاح، کتب خصائص کے ذیلی عنوانات درج ذیل ہو سکتے ہیں۔

(i) اس دنیا میں آپ کو جو امتیازات عطا کئے گئے جیسے ختم نبوت اور اعجاز القرآن۔

(ii) وصال کے بعد عالم برزخ میں آپ کے امتیازات مثلاً آپ کو امتیوں کے سلام کا پہنچانا۔

(iii) عالم آخرت میں آپ کی خصوصیات و امتیازات جیسے مقام محمود کا عطا کیا جانا اور شفاعت کبریٰ۔

(iv) وہ خصائص جو آپ کی نسبت سے دوسروں کو حاصل ہوئے۔ ان اہل نسبت کے حوالہ سے خصائص کی تقسیم اس طرح ہو سکتی ہے:

(۱) اہل بیت کے امتیازات

(ب) ازواج مطہرات کے خصائص

(ج) صحابہ کرام کے امتیازات

اس ضمن میں مفسرین-معتقدین و متاخرین کی آراء کا جائزہ بھی لیا جائے۔

(۲) نبوت کی ضرورت، مقام نبوت، معجزہ کی حقیقت اور مستشرقین کے اعتراضات کے جوابات کے لئے ”اثبات نبوة“ کے عنوان سے دلائل جمع کئے جائیں۔ حضرت شیخ احمد سرہندی (متوفی ۱۰۳۳ء) کا رسالہ ”اثبات النبوة“ اس کی عمدہ مثال ہے۔ چند مزید مثالیں درج ذیل ہیں۔

(i) البرهان المسدود فی اثبات نبوة سیدنا محمد، یوسف بن اسماعیل بھانی (متوفی ۱۳۵۰ھ)

(ii) المحجة فی اثبات نبوة النبی علیہ السلام (بشر بن المعتمر متوفی ۲۱۰ھ)

ابن تیمیہ کی کتاب الجواب الصحیح (جلد چہارم) اور ”النبوات“ کا شمار بھی اسی نوع میں کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح محمد علی الصابونی کی النبوة والانبیاء بھی اس حوالہ سے اہم ہے۔

(۳) معجزات کے لئے صحیح، ضعیف اور موضوع روایات علیحدہ کی جائیں۔ مؤرخین کی بجائے محدثین کے اصول کو اپناتے ہوئے معجزات نبوی اکٹھے کئے جائیں۔ اس مقصد کے لئے سب سے پہلے کتب ستہ میں بکھرے ہوئے واقعات کو جمع کرنا چاہیے۔

(۴) معجزات میں خدمت انسانی کے پہلو کو بھی نمایاں کیا جائے۔

(۵) اس موضوع پر مطبوعہ کتب کا تعارف شائع کیا جائے۔

(۶) اس موضوع پر کام کرنے کے لئے درج ذیل ماخذ سے کام لیا جائے:

(i) قرآن کریم

(ii) سابقہ الہامی کتب

(iii) مجموعہ ہائے احادیث، کتب سیر (قدیم کتب سیر ہی سے استفادہ کیا جائے جیسے الطبقات الکبریٰ لابن سعد (متوفی ۲۳۰ھ) اس کتاب کے دو عنوان ملاحظہ فرمائیں:

(i) علامات النبوة فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبل ان یوحى الیہ . (۵۲)

(ii) علامات النبوة بعد نزول الوحی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم . (۵۷)

(۷) بعض معجزات پر علیحدہ مستقل کام کیا جائے جیسے معراج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور

حواشی

- ۱۔ مجدد الف ثانی، شیخ احمد سرہندی، (م: ۱۰۳۴ھ) ادارہ مجددیہ کراچی، س-ن، ص: ۱۳۰-۱۷۰
- ۲۔ ابن تیمیہ، شیخ تقی الدین ابوالعباس، (م: ۷۲۸ھ)، مجموع فتاویٰ شیخ الاسلام جلد ۱۱، ص: ۳۱۳-۳۱۴
- ۳۔ ابن تیمیہ، شیخ تقی الدین ابوالعباس (م: ۷۲۸ھ)، الجواب الصحيح لمن بدل دين المسيح، مطبعة المدنی قاہرہ س-ن جلد ۴، ص: ۶۷
- ۴۔ محمد سلیمان منصور پوری، قاضی، (م: ۱۹۳۰) رحمة للعالمین، شیخ غلام علی ایڈ سنز لاہور، س-ن، جلد: ۳، ص: ۱۳۲-۱۳۳
- ۵۔ البغوی، الحسین بن سعود، الانوار فی شمل النبی المختار جلد اول ص: ۷۰
- ۶۔ حسن المصطفوی التحقيق فی کلمات القرآن الکریم تہران جلد اول ص: ۲۳۷
- ۷۔ اسماعیل حتی، شیخ، (م: ۱۱۳۷ھ) تفسیر روح البیان، مکتبہ الاسلامیہ کوئٹہ ۱۹۸۵ء جلد: ۲، ص: ۳۳۳۔ یہاں مفسر مذکور کی خوبصورت، محبت بھری عبارت کا اقتباس ملاحظہ فرمائیں: نفس النبی علیہ السلام برہانا بالکیۃ فکان برہان عینہ ماقال علیہ السلام (لاستبقونی بالکوع والسجود فانی اراکم من خلفی کما اراکم من امامی) وبرہان بصرہ (مازاغ البصر وماطی) وبرہان انفہ قال (انی لاجد نفس الرحمان من قبل الیمن) وبرہان لسانہ (ماینطق عن الہوی ان ہوالاوحی یوحی) وبرہان بصاقہ ماقال جابر رضی اللہ عنہ انہ امر یوم الخندق لاتخزن عینکم ولا تنزلن برمتکم حتی اجی فجاء فبصق فی المجین وبارک ثم بصق فی البرمة فاقسم باللہ انہم لاکلوا ہم الف حتی ترکوه وانصرفوا وان برمتا لتغط ای تغلی وان عجیننا لیخیز کما ہو۔ وبرہان تفلہ انہ تفل فی عین علی کرم اللہ وجہہ وہی ترمذ فبرئ باذن اللہ یوم خیبر۔ وبرہان یدہ ماقال تعالیٰ (وما رمیت اذ رمیت ولكن الله رمی).....
- ۸۔ وہ چیز جو حق کو باطل سے ممتاز کر دے۔ معجزات چونکہ حق کو واضح کرتے ہیں اور باطل کو آشکار کرتے ہیں اس لئے انہیں فرقان کہا گیا۔ مکارم شیرازی، ناصر، تفسیر نمونہ، ترجمہ سید صفدر حسین نجفی، مصباح القرآن ٹرسٹ، لاہور ۱۴۱۷ھ، جلد اول، ص: ۲۰۵ سورة البقرہ کی آیت: ۵۳ کے تحت یہ وضاحت کی گئی ہے کہ فرقان سے مراد معجزات بھی ہو سکتے ہیں۔
- ۹۔ کیلانی، عبدالرحمن، مترادفات القرآن، مکتبہ السلام، لاہور ۲۰۰۰ء ص: ۸۴۷-۸۴۹ (روشن اور واضح نشانی جس سے آنکھ کھل جائے، معجزہ)
- ۱۰۔ ابن حجر عسقلانی، شہاب الدین احمد بن علی، (م: ۸۵۴ھ) فتح الباری، دارالنشر الکتب الاسلامیہ، لاہور ۱۴۰۱ھ، جلد ۶ ص: ۵۸۰- کتاب المناقب۔

۱۳۔ الحیثی، نور الدین علی بن ابی بکر، (م: ۸۰۷) مجمع الزوائد، مؤسسة المعارف، بیروت ۱۹۸۶ء

۱۴۔ مصدر سابق جلد: ۹، ص: ۷

۱۵۔ البیضا، احمد عبدالرحمن، الفتح الربانی، دارالشهاب قاہرہ، س-ن، جلد: ۲۲، ص: ۳۹

۱۶۔ احمد یار خاں، مفتی، (م: ۱۳۹۱ھ) مراۃ المناجیح، گجرات، جلد: ۸، س-ن، ص: ۱۱۳-۱۱۴

۱۷۔ البغوی، احسین بن مسعود (م: ۵۱۶ھ)، الانوار فی شاکل النبی الخار، دارالمکتبی دمشق، ۱۹۹۵ء، جلد اول، ص: ۷

۱۸۔ محمد عبداللہ بن عبدالرحمن، السید الجامع، تحقیق السید ابوعاصم نبیل، دارالبیاض الاسلامیہ، مکتبہ المکتزۃ، ۱۹۹۹ء جلد اول، ص: ۲۰۳-۵۵۸

۱۹۔ ابن ابی شیبہ، ابوبکر عبداللہ بن محمد (م: ۲۳۵) مصنف ابن ابی شیبہ، کراچی، جلد: ۱۱، ص: ۳۳۰-۵۱۶

۲۰۔ کشف الظنون جلد اول ص: ۲۰۳

۲۱۔ کشف الظنون جلد اول، ص: ۲۰۳

۲۲۔ ضیاء العمری، اکرم، السیرۃ النبویۃ الصحیحہ، مکتبہ العیماکان، الریاض، جلد اول ص: ۵۱

۲۳۔ مسووعۃ نضرۃ النعیم جلد اول ص: ۱۸۶

۲۴۔ کتابوں کے ناموں کے لئے ڈاکٹر صلاح الدین السجد کی کتاب ”معجم ما آلف عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، دارالکتاب الحدید، بیروت ۱۹۸۲ء“ سے استفادہ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ کشف الظنون، الفہرست اور ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی کی کتاب ”تاریخ تدوین سیرت“ مطبوعہ دارالعلوم سبیل السلام، حیدرآباد ۲۰۰۳ء سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ ان مؤلفین نے اپنی کتب میں مذکورہ کتب کے مطبع اور تاریخ اشاعت کا ذکر کیا ہے۔

۲۵۔ ہاشغر، سعید بن عبدالقادر، دلائل النبوة، دار ابن حزم، بیروت ۲۰۰۳ء ص: ۶

۲۶۔ ہاشغر، سعید بن عبدالقادر، دلائل النبوة، دار ابن حزم، بیروت ۲۰۰۳ء ص: ۶

۲۷۔ چند صفحات کے نمبر درج ذیل ہیں جن پر تعلیقات درج کی گئی ہیں۔

۱۲، ۱۸۰، ۱۹۰، ۳۱۸، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۶۰، ۳۶۶، ۳۷۰، ۳۹۳، ۴۰۸، ۴۱۰، ۴۱۲، ۴۱۵، ۴۱۸

۴۲۲، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۳۰، ۴۳۸، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۶، ۴۴۸، ۴۵۱، ۴۵۳، ۴۵۷، ۴۵۹

۴۶۲، ۴۷۲، ۴۷۷، ۴۷۹، ۵۰۴، ۴۵۷، ۴۵۹، ۴۶۲، ۴۷۲، ۴۷۳، ۱۱۳۷

۲۸۔ ہاشغر، سعید بن عبدالقادر، دلائل النبوة، دار ابن حزم، بیروت ۲۰۰۳ء ص: ۱۳۰۴

۲۹۔ ہاشغر، سعید بن عبدالقادر، دلائل النبوة، دار ابن حزم، بیروت ۲۰۰۳ء ص: ۱۳۰۴

۳۰۔ ہاشغر، سعید بن عبدالقادر، دلائل النبوة، دار ابن حزم، بیروت ۲۰۰۳ء ص: ۱۳۰۴

۳۱۔ احوال حیات ”تدریب الراوی“ کے مقدمہ میں عبدالوہاب عبداللطیف نے تفصیل سے لکھے ہیں۔ سیوطی، جلال

- ۳۳۔ سیوطی، جلال الدین انصاف الکبریٰ (اردو) مترجم راجا رشید محمود، فرید بک سٹال لاہور، جلد اول ص: ۱۸
- ۳۴۔ شمس بریلوی مقدمہ اردو ترجمہ تاریخ الخلفاء، مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی، ۱۹۷۶ء ص: ۲۳
- ۳۵۔ کشف الظنون جلد اول، ص: ۳۰۵
- ۳۶۔ سیوطی، جلال الدین، انصاف الکبریٰ، المکتبہ النوریۃ الرضویۃ، لاہور، جزو دوم ص: ۱۸۴
- ۳۷۔ سیوطی، جلال الدین، انصاف الکبریٰ، المکتبہ النوریۃ الرضویۃ، لاہور، جزو دوم ص: ۳
- ۳۸۔ سیوطی، انصاف الکبریٰ، المکتبہ النوریۃ الرضویۃ جزو دوم ص: ۶۸۶
- ۳۹۔ مصدر سابق ص: ۳
- ۴۰۔ انصاف الکبریٰ، تحقیق دکتور محمد خلیل ہراس، دارالکتب الحدیثیہ، جلد اول، ص: ۸
- ۴۱۔ مصدر سابق ص: ۴۹
- ۴۲۔ مصدر سابق، ص: ۸۷
- ۴۳۔ معجم ما الف عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ص: ۳۳۲
- ۴۴۔ کشف الظنون جلد اول، ص: ۷۰۶
- ۴۵۔ شاہ عبدالعزیز، بستان الحدیث، مترجم، مولانا عبدالمسیح میر محمد کتب خانہ کراچی، ص: ۸۴
- ۴۶۔ البیہقی، احمد بن الحسین، دلائل النبوة، تحقیق الدکتور عبدالمعطل قلعی، دارالکتب العلمیۃ بیروت، جلد اول، ص: ۸۹
- ۴۷۔ مصدر سابق
- ۴۸۔ جلد اول ص: ۴۷ مقدمہ از مؤلف
- ۴۹۔ مصدر سابق ص: ۲۹-۴۲
- ۵۰۔ مصدر سابق ص: ۹۱-۹۲
- ۵۱۔ اس کتاب کی دو جلدیں انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد کی لائبریری میں راقم نے دیکھی ہیں۔ غالباً یہ نامکمل کام ہے۔ واللہ اعلم
- ۵۲۔ ۱۱۰ صفحات پر مشتمل یہ کتاب دارالفکر العربی قاہرہ سے ۱۹۷۸ء میں شائع ہوئی۔
- ۵۳۔ خالد عبدالرحمن العد نے اس کتاب کی احادیث کی تخریج کی ہے۔ دارالالباب، دمشق سے ۱۹۸۹ء میں اس کا پہلا ایڈیشن شائع ہوا۔
- ۵۴۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، دارالفکر، بیروت ۱۹۵۸ء (ص: ۱۵۰-۱۶۸)
- ۵۵۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، دارالفکر، بیروت ۱۹۵۸ء (ص: ۱۷۰-۱۹۰)